Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۳۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۹ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ • ۱۰ نبوت ۱۳۵۸ہش • ۱۰ نومبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۵۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ نومبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ربوہ ۹ نبوت (نومبر) آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے سورۃ البروج کی آیات ۸ تا ۱۱ کی تفسیر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی چار صفات کا ذکر فرمایا۔ حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ عزیز ہے، حمید ہے، مالک ہے اور شہید ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب مومن اپنی استعداد کے مطابق اِن چاروں صفات کو اپنے اندر پیدا کرتے ہیں تو غیر مومن ان پر حسد کرتے ہوئے ان کی مخالفت پر اُتر آتے ہیں اور مومنوں کو تکالیف دیتے ہیں ۔ وہ مومنوں کی عزت مٹانا چاہتے ہیں مگر خدا ان کو عزت دیتا ہے ۔ وہ مومنوں کو (باقی صفحہ ۵ پر)

ہماری جماعتی زندگی کی دوسری صدی جو دس سال بعد شروع ہونے والی ہے غلبۂ اسلام کی صدی ہے

اُس میں نوعِ انسانی اُس عظیم انقلاب سے ہمکنار ہونے والی ہے جس کی بُنیاد پہلی صدی میں رکھی گئی ہے

مجلس خدام الاحمدیہ کے سبکدوش ہونے والے صدر کے اعزاز میں الوداعی تقریب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطاب

ربوہ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک دفعہ پھر یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ ہماری جماعتی زندگی کی دوسری صدی جو آج سے دس سال بعد یعنی ۱۹۸۹ء میں شروع ہونے والی ہے غلبۂ اسلام کی صدی ہے اور اُس صدی میں نوعِ انسانی اُس عظیم انقلاب سے ہمکنار ہونے والی ہے جس کی بنیاد پہلی صدی میں رکھی گئی ہے۔

حضور نے یہ امر ۷ نومبر ۱۹۷۹ء کو اُس الوداعی ضیافت میں ذہن نشین کرایا جو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مجلسِ عاملہ کی طرف سے اپنے سبکدوش ہونے والے صدر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے کے اعزاز میں ایوانِ محمود میں دی گئی تھی۔ حضور نے اِس امر کی یاد دہانی کراتے ہوئے کہ جماعتِ احمدیہ نے نسل در نسل اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے اور اس کی رحمت کو جذب کرتے ہوئے شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانا ہے احبابِ جماعت کو توجہ دلائی کہ زندگی ایک مسلسل حرکت سے عبارت ہے جس میں زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ ذمہ داریاں بڑھتی چلی جاتی ہیں اس لئے ہر آنے والی نسل کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے قدموں کو تیز سے تیز تر کرتی اور شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتی چلی جائے۔

حضور نے خطاب کے آغاز میں فرمایا کہ جب زندہ جماعتیں الوداعی یا استقبالیہ تقاریب منعقد کرتی ہیں تو رسماً ایسا نہیں کرتیں بلکہ اِن تقاریب کے پیچھے ایک زندہ حقیقت ہوتی ہے اور وہ زندہ حقیقت یہ ہے کہ جب ایک قائد اور سردار اپنی جگہ چھوڑتا ہے تو اُس کی جگہ لینے والا بھی وہی اعمال بجالاتا اور وہی کام انجام دیتا ہے یعنی اُسی اعلیٰ عمل و کردار کا مظاہرہ کرتا ہے جو ایک حقیقی مومن کا عمل و کردار ہونا چاہیئے اور اُس کا ایسا کرنا جماعتی زندگی کی علامت کو آشکار کرنے کا موجب بنتا ہے۔

حضور نے اِس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ زندگی ازاوّل تا آخر مسلسل حرکت سے عبارت ہے فرمایا زمانہ حرکت میں ہے اور زمانہ کی اِس حرکت کی وجہ سے انسانی تاریخ بھی مسلسل اور ترقی پذیر حرکت کا ہی دوسرا نام ہے جس زمانہ میں اور جس مقام پر بھی کوئی شخص ہوتا ہے وہ زندگی کی حرکت کے ساتھ خود بھی متحرک ہو کر اپنا کردار ادا کر رہا ہوتا ہے اور اِس طرح انسانیت کی فلاح و بہبود میں وہ کوشاں رہتا ہے۔

حضور نے فرمایا بدلتے ہوئے زمانہ کے ساتھ ساتھ انسان کی ذمہ داریاں بھی بدلتی رہتی ہیں اور ان ذمہ داریوں کی ادائیگی کے نتیجہ میں ہی زندگی کی حرکت نسل در نسل جاری رہتی ہے۔ جہاں تک موجودہ زمانہ کا تعلق ہے یہ زمانہ غلبۂ اسلام کا زمانہ ہے جو ایک لمبے عرصہ پر پھیلا ہوا ہے۔ ہماری جماعتی زندگی کی پہلی صدی اب قریب الاختتام ہے۔ اِس کے ختم ہونے اور نئی صدی کے شروع ہونے میں صرف دس سال باقی ہیں۔ نئی صدی میں (جو ۱۹۸۹ء میں شروع ہوگی) نوعِ انسانی اُسی عظیم انقلاب سے ہمکنار ہونے والی ہے جس کی بنیاد پہلی صدی میں رکھی گئی ہے۔ اِس انقلاب میں حصہ دار بننے کے لئے جماعتِ احمدیہ کو نسل در نسل اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے اور اُس کے فضل اور اُس کی رحمت کو جذب کرتے ہوئے شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔

اُس وقت اور زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے کہ جب اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب آجائے گا حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ابھی تین صدیاں پوری نہیں ہوں گی کہ آپ کی بعثت کا مقصد عملی رنگ میں پورا ہو جائے گا اور وہ یہی ہے کہ نوعِ انسانی کی بہت بھاری اکثریت خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔ اِس عظیم الشان مقصد کے عملی ظہور کے ضمن میں حضور نے مزید فرمایا قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں جو بجائے خود قرآن مجید ہی کی تفسیر ہیں نیز اور بہت سی باتوں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے میرا یہ اندازہ ہے اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ ہماری جماعتی زندگی کی دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ یہی الٰہی منشاء ہے اور الٰہی منشاء کے خلاف جو زندگی گزرتی ہے وہ ہلاکت کی زندگی ہے۔ جماعتِ احمدیہ کی ہر نسل کے لئے اپنی زندگیوں کو اس الٰہی منشاء کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے۔

تقریر کے آخر میں حضور نے ایک پروفیسر صاحب کے خواب کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ قرآن ہی نہیں بلکہ غیبی اشاروں سے بھی اِس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ غلبۂ اسلام کا وقت اب بہت قریب آگیا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ پروفیسر صاحب احمدی نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ عنقریب سب فرقے ختم ہو جائیں گے اور اُمّتِ محمدیہ صحیح معنوں میں اُمّتِ واحدہ بن جائے گی۔ حضور نے فرمایا یہی وہ غرض ہے جس کے لئے جماعتِ احمدیہ قائم کی گئی ہے۔ یہی خدا تعالیٰ کا منشاء ہے اور اب اِس منشاء کے پورا ہونے کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی منشاء کے مطابق زندگی گزارنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں خدام الاحمدیہ کے مہتممین اور معدودے چند دیگر مدعوین شریک ہوئے۔

پبلشر: مسعود احمد • پرنٹر: سید عبدالحی • مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ • مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۹ر ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ
۱۰ر نبوت ۱۳۵۸ہش
۱۰ر نومبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحبت صادقین کی اہمیت اور ایک لطیف مثال

ہم اثر انگیزی اور اثر پذیری کے اٹل قانون اور کائنات کے ذرہ ذرہ میں اس کی کارفرمائی پر روشنی ڈال کر اس امر کو واضح کر چکے ہیں کہ اس قانون کی کارروائی سے انسان بھی مستثنیٰ نہیں ہے۔ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالتا بھی ہے اور دوسروں کے اثر کو قبول بھی کرتا ہے۔ البتہ اُسے یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو شیطان اور اس کے اظلال کا بُرا اثر قبول نہ کرے کیونکہ بُروں کا بُرا اثر قبول کر کے وہ اُن جیسا ہی بُرا بن جائے گا اور اگر چاہے تو وہ اچھے اور نیک لوگوں کا اچھا اثر قبول کر کے اُنہی کی طرح اچھا اور نیک بنے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو ہمیشہ نیک اور راستباز بندوں کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ ان کی صحبت سے مستفیض ہو کر وہ خود بھی نیک بلکہ سابق بالخیرات بنیں۔

کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ آیت ۱۱۹) کے قرآنی حکم کی اس اہمیت کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کو جو آپؐ کے گرد پروانوں کی طرح جمع رہتے تھے اور جنہیں آپؐ کی تریاقی صحبت اور خداداد قوت قدسیہ سے براہ راست مستفیض ہونے کے انمول مواقع میسر تھے بار بار یہی نصیحت فرماتے تھے کہ وہ آپؐ کی مجلس سے الگ ہونے کے بعد بھی جہاں کہیں ہوں اور جہاں کہیں جائیں باہم صادقوں کی صحبت سے مستفیض ہونے کا اہتمام کریں تاکہ ان میں نیکی اور تقویٰ کے اوصاف ترقی کریں اور خاص تعہد کے ساتھ بُری صحبت سے بچیں تاکہ اُن کا بُرا اثر انہیں کہیں نیک اعمال بجالانے میں سست نہ کردے اور وہ رفتہ رفتہ برائیوں کی طرف مائل نہ ہونے لگیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں جو حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کامل الایمان لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا (ابوداؤد و ترمذی)

مصاحبت اختیار نہ کرو مگر حقیقی مومن کی۔

اس سے ظاہر ہے کہ ہمیشہ مصاحبت کامل الایمان لوگوں کی ہی اختیار کرنی چاہیئے تاکہ انسان پر ان کا نیک اثر پڑے اور خود اُس کا اپنا ایمان بھی پختہ سے پختہ تر ہوتا چلا جائے اگر انسان کامل الایمان لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کی بجائے کافروں یا متذبذب قسم کے ناقص الایمان لوگوں کی صحبت میں بیٹھے گا تو نقصان کے سوا اُسے کچھ اور حاصل نہ ہوگا۔ اس لئے کہ صحبت کا اثر انسان پر ضرور ہوتا ہے۔ اس بنیادی حقیقت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت ہی لطیف مثال سے واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَجَلِيْسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ۔ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً۔ وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا مُّنْتِنَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ:- نیک اور بد ساتھی کی مثال ان دو اشخاص کی طرح ہے جن میں سے ایک شخص نے مشک اٹھایا ہوا ہو اور دوسرا بھٹی دھونکنے والا ہو۔ مشک رکھنے والا تو تجھ کو مفت مشک دیدے گا یا تو اُس سے خود مشک خرید لے گا اور اگر دونوں میں سے کوئی ایک بات بھی نہ ہو تو (کم از کم) اُس کی خوشبو تو تجھ تک پہنچ ہی جائے گی۔ (برخلاف اس کے) بھٹی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلادے گا اور اگر ایسا نہ بھی ہو تو اس کی بدبو تجھے ضرور ہی محسوس ہوگی۔

اس نہایت ہی لطیف مثال کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدکردار لوگوں کی صحبت کی مضرت اور اعمال صالحہ بجالانے والے حقیقی مومنوں کی مصاحبت کی فیض رسانی کو کمال جامعیت کے ساتھ ذہن نشین کرایا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ روحانی ترقی اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے صحبت صادقین اختیار کرنا ازبس ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ ایمان کی حفاظت کرنے اور اُس کے عملی تقاضوں کو پورا کر کے عنداللہ سرخرو ہونے کی اہمیت کو سمجھتے اور اس کی حقیقی معرفت سے بہرہ ور ہیں وہ صحبت صادقین سے فیض یابی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے بلکہ وہ ایسے انمول مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اگر انہیں اس کی خاطر گھر کا آرام قربان کرنا اور سفر کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں تو اس سے دریغ نہیں کرتے بلکہ تمام تر راحت وہ اسی میں پاتے ہیں کہ انہیں کچھ عرصہ کے لئے دُنیا کے دھندوں سے فراغت حاصل کر کے صحبتِ صادقین سے فیض حاصل کرنے کا انمول موقع میسر آجاتا ہے۔

ذکرِ حق سب کا مشغلہ ہوگا

جس کا دُنیا میں غلغلہ ہوگا
پاکبازوں کا سلسلہ ہوگا

کون حق پر ہے کون باطل پر
اک نہ اک دن یہ فیصلہ ہوگا

جس نے رسم ادب نہ اپنائی
وہ کہاں خوش معاملہ ہوگا

خود بدل کر جہاں بدل ڈالیں
کم ہیں جن میں یہ حوصلہ ہوگا

چارسُو یہ غبار سا کیا ہے
دیکھنا۔ کوئی قافلہ ہوگا

راہرو بے سبب نہیں رُکتے
کوئی پاؤں میں آبلہ ہوگا

عشق کا بانکپن یہ کہتا ہے
طے جُدائی کا مرحلہ ہوگا

لطفِ حق سب پہ ہوگا سایہ فگن
ذکرِ حق سب کا مشغلہ ہوگا

سر میں اِک اور دُھن سمائے گی
دل میں اِک اور ولولہ ہوگا

دین کا کیا رابطہ ہے دُنیا سے
حل مبشّر یہ مسئلہ ہوگا

(مبشّر احمد راجیکی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور علم الاعداد

مکرم سید سجاد احمد صاحب ۲/۲۷ دارالرحمت شرقی ربوہ

(۲)

"کتب سابقہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ عمر دنیا حضرت آدم علیہ السلام سے سات ہزار برس تک ہے اس کی طرف قرآن شریف اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے کہ اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ یعنی خدا کا ایک دن تمہارے ایک ہزار برس کے برابر ہے اور خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہ الہام کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک حضرت آدمؑ سے اس قدر مدت بحساب قمری گزری تھی جو اس سورۃ کے حروف کی تعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتی ہے۔ اور اس کی رو سے حضرت آدمؑ سے اب ساتواں ہزار بحساب قمری ہے جو دنیا کے خاتمہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور یہ حساب جو سورۃ والعصر کے حروف کے اعداد کے نکالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ یہود و نصاریٰ کے حساب سے قریباً تمام و کمال ملتا ہے۔ صرف قمری اور شمسی حساب کو ملحوظ رکھ لینا چاہیئے اور ان کی کتابوں سے پایا جاتا ہے جو مسیح موعود کا چھٹے ہزار میں آنا ضروری ہے اور کئی برس ہو گئے کہ چھٹا ہزار گزر گیا ہے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۱۶ و ۳)

محولہ بالا آیت مبارکہ وَ اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ (حج ۴۸) کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔

"حق کے مخالف ہمیشہ عذاب کے متعلق جلد بازی کیا کرتے ہیں مگر ان کے اس فریب میں نہیں آنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا کا ایک دن تو ہزار سال کے برابر ہے۔ وہ آہستہ آہستہ عذاب لاتا ہے ..... تاریخ سے ثابت ہے کہ ۱۸۲۷ء میں عیسائیوں نے سر اٹھانا شروع کیا۔ جس کی طرف سورہ رعد کی ابتداء میں الٓمّٓرٰ کے الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ ۲۷۱ میں دس صدیاں شامل کی جائیں تو ۱۲۷۱ بن جاتا ہے۔ اب سن عیسوی نکالنے کے لئے ۱۲۷۱ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے کے ۶۲۱ سال شامل کئے جائیں تو ۱۸۹۲ بن جاتے ہیں۔ اور چونکہ سورہ رعد مکی سورۃ ہے جو ہجرت سے دو تین سال پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس لئے ۱۸۹۲ سے ۲ سال نکالے جائیں تو ۱۸۹۰ اور ۳ سال نکالے جائیں تو ۱۸۸۹ رہ جاتے ہیں اور ۱۸۸۹ ہی وہ سال ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت لی اور عیسائیت کی تباہی کی بنیاد رکھ دی"۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۶۵)

سورۃ والعصر کے اعداد اور آیت اِنَّ یَوْمًا ... الخ سے یہ امر واضح ہو گیا کہ مسیح موعود کا ظہور چھٹے ہزار سال کے آخر میں ہوا۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید تشریح یہ فرمائی ہے۔

"کہ آدم علیہ السلام سب سے اوّل اور مسیح موعود سب کے آخر میں ہے۔ اور آدم چھٹے دن جمعہ کی اخیر ساعت میں پیدا ہوا اور چونکہ خدا کا ایک دن دنیا کے ہزار سال کے برابر ہے۔ اس مشابہت سے خدا نے مسیح موعود کو ششم ہزار کے آخر میں پیدا کیا گویا وہ بھی دن کی آخری گھڑی ہے اور چونکہ اول اور آخر میں ایک نسبت ہوتی ہے اس لئے مسیح موعود کو خدا نے آدم کے رنگ پر پیدا کیا۔ آدم جوڑا پیدا ہوا تھا اور بروز جمعہ پیدا ہوا تھا۔ اسی طرح یہ عاجز بھی جو مسیح موعود ہے جوڑا پیدا ہوا اور بروز جمعہ پیدا ہوا۔ اور اس طرح پیدائش تھی کہ پہلے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ پھر اس کے عقب میں یہ عاجز پیدا ہوا۔ اس طرح کی پیدائش ختم ولایت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ غرض یہ تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود ہفتم ہزار کے سر پر آئے گا۔

(لیکچر سیالکوٹ ص۵)

حضرت شیخ ابن عربیؒ نے فصوص الحکم کے فص شیثیہ میں لکھا ہے کہ

"وہ موعود اور اپنے وقت کا کامل وجود خاتم الاولیاء ہوگا اور یُوْلَدُ مَعَہٗ فِیْ بَطْنٍ وَاحِدٍ اُخْتٌ لَّہٗ ..... فَتَخْرُجُ اُخْتُہٗ قَبْلَہٗ وَیَخْرُجُ ھُوَ بَعْدَھَا (بحوالہ حجج الکرامہ ص۳۷۵) یعنی وہ امام مہدی توام یعنی جڑواں پیدا ہوگا۔ جس کے ساتھ اس کی ایک بہن ہوگی۔ لیکن بہن پہلے اور وہ بعد میں پیدا ہوگا"۔

حضرت ابن عربیؒ کی خدا سے اطلاع پا کر یہ کتنی زبردست پیشگوئی ہے۔ جس کو پورا کرنا کسی انسان کے اختیار میں نہیں۔

چنانچہ یہ کیسا مکمل ثبوت ہے کس قدر روشن دلائل ہیں اور کتنے واضح براہین ہیں کہ قرآن کریم کی ایک سورۃ کے اعداد سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت باسعادت۔ مسیح موعود کی آمد کا تعین۔ دنیا کی عمر۔ ہدایت اور گمراہی کے ہزار ہزار سالہ دور۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دور نبوت۔ قیامت کی تعیین۔ فیج اعوج کا زمانہ (تیسری صدی کے بعد) اور دنیا کے خاتمہ کی اطلاع حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو دی اور اس طرح اس بابرکت دور کو جو مسیح موعود اور مہدی معہود کا دور ہے۔ جیسے الف آخر (یعنی آخری ہزار سال) کا دور بھی کہا جاتا ہے اسلام کی تجدید و احیاء کا دور قرار دیا۔ اور اس طرح یُحْیِ الدِّیْنَ وَ یُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ کی پیشگوئی پوری ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ؎

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

کے مبارک دور کا آغاز ہوا۔ مزید یہ کہ اس دور کو نہ صرف ہدایت کا دور قرار دیا گیا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"یہاں تک کہ آخری زمانہ میں جو ہدایت اور ضلالت کا آخری جنگ ہے۔ خدا نے چودھویں صدی اور الف آخر کے سر پر مسلمانوں کو غفلت میں پا کر پھر اپنے عہد کو یاد کیا۔ اور دین اسلام کی تجدید فرمائی"۔

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲)

یعنی اس دور کو ہدایت اور ضلالت کا آخری معرکہ والا دور قرار دیا۔ اور حضورؑ نے بڑی تحدی کے ساتھ اپنی متعدد کتب میں اس روشن دلیل کو بیان فرمایا۔ ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک دلیل ہے کہ میں نبیوں کے مقرر کردہ ہزار میں ظاہر ہوا ہوں اور اگر اور کوئی بھی دلیل نہ ہوتی۔ تو یہی ایک دلیل روشن تھی جو طالب حق کے لئے کافی تھی۔ کیونکہ اگر اس کو رد کیا جائے تو خدا تعالیٰ کی تمام کتابیں باطل ہوتی ہیں۔ جن کو اپنی کتابوں کا علم ہے اور جو ان میں غور کرتے ہیں ان کے لئے یہ ایک ایسی دلیل ہے جیسا کہ ایک روز روشن اور اس دلیل کو رد کرنے سے تمام نبوتیں رد ہوتی ہیں۔ اور تمام حساب درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اور الٰہی تقسیم کا شیرازہ بگڑ جاتا ہے"۔

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۸)

پھر اسی ضمن میں اس موضوع کے تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے حضور نے قیامت کے عرصہ کی تعیین بھی فرمائی چنانچہ فرمایا۔

"یہ صحیح نہیں ہے جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قیامت کا کسی کو علم نہیں۔ پھر آدمؑ سے اخیر تک سات ہزار سال کیوں مقرر کر دیئے جائیں۔ یہ لوگ ہیں جنہوں نے کبھی خدا تعالیٰ کی کتابوں میں صحیح طور پر فکر نہیں کیا۔ میں نے آپ تو یہ حساب مقرر نہیں کیا۔ یہ تو

قدیم سے محققین اہل کتاب
میں مسلّم چلا آیا ہے۔ یہاں تک
یہودی فاضل بھی اس کے
قائل رہے ہیں اور قرآن شریف
سے بھی صاف طور پر یہی نکلتا
ہے کہ آدم سے اخیر تک عمر
بنی آدم کی سات ہزار سال ہے
اور ایسا ہی پہلی کتابیں بھی
باتفاق یہی کہتی ہیں اور آیت
اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ
کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا
تَعُدُّوْنَ سے بھی یہی نکلتا ہے
اور تمام نبی واضح طور پر یہی
خبر دیتے آئے ہیں ......

سورۃ والعصر کے اعداد سے
بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آدم
سے الف پنجم میں ظاہر ہوئے
تھے۔ اور اس حساب سے یہ
زمانہ جس میں ہم ہیں ہزار ہفتم
ہے۔ جس بات کو خدا کی اپنی
وحی نے ہم پر ظاہر کیا۔ اس
سے ہم انکار نہیں کر سکتے۔
نہ ہم کوئی وجہ دیکھتے ہیں کہ
خدا کے پاک نبیوں کے
متفق علیہ کلمہ سے انکار کریں۔"
(لیکچر سیالکوٹ ص ۱۱)

مسیح موعود کے زمانہ کا تعین حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رح کے مشہور قصیدہ میں بھی کیا گیا ہے۔ جسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب نشان آسمانی میں درج فرمایا ہے۔ اس قصیدہ میں جو فارسی زبان میں ہے متعدد علامات کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا تعین کیا گیا ہے۔ لیکن حساب ابجد سے متعلق ایک شعر یوں ہے :-

غین و رے سال چوں گزشت از سال
بوالعجب کاروبار مے بینم

اس شعر کی صراحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرح کی ہے۔

"یعنی بارہ سو سال کے گزرتے
ہی عجیب کام مجھ کو نظر آتے
ہیں مطلب یہ کہ تیرھویں صدی
کے شروع ہوتے ہی ایک انقلاب
دنیا میں آئے گا اور عجیب انگیز
باتیں ظہور میں آئیں گی اور ہجرت
کے بارہ سو سال گزرنے کے
ساتھ ہی میں دیکھتا ہوں کہ
بوالعجب کام ظاہر ہونے
شروع ہو جائیں گے۔"
(نشان آسمانی ص ۱۱ مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

علم ابجد کے لحاظ سے حرف غ کے ۱۰۰۰ اور ر کے ۲۰۰ اعداد ہوتے ہیں اور ان دونوں کا مجموعہ ۱۲۰۰ ہے۔ اور یہی شاہ نعمت اللہ ولی رح کا مقصود ہے۔

ایک اور حوالہ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء کتاب ازالہ اوہام کا ہے۔ جس کا تعلق بھی حروف ابجد کے اعداد سے ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

"چند روز کا ذکر ہے کہ
اس عاجز نے اس طرف توجہ
کی کہ کیا اس حدیث کا جو
اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ
ہے ایک یہ بھی منشاء ہے
کہ تیرھویں صدی کے اواخر
میں مسیح موعود ہوگا اور کیا
اس حدیث کے مفہوم میں
یہ عاجز داخل ہے۔ تو مجھے
کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل
نام کے اعداد حروف کی طرف
توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی
مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی
کے پورا ہونے پر ظاہر ہونے
والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ
ہم نے نام میں مقرر کر رکھی
تھی اور وہ یہ نام ہے۔
غلام احمد قادیانی ۱۳۰۰
اس نام کے عدد پورے ۱۳۰۰
ہیں اور اس قصبہ قادیان
میں بجز اس عاجز کے اور کسی
شخص کا غلام احمد نام
نہیں ہے بلکہ میرے دل میں
ڈالا گیا ہے کہ اس وقت
بجز اس عاجز کے تمام دنیا
میں غلام احمد قادیانی
کسی کا بھی نام نہیں۔ اور اس
عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادۃ اللہ
جاری ہے کہ وہ سبحانہ بعض
اسرار اعداد حروف تہجی میں
میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔"
(ازالہ اوہام ص ۱۸۵)

"غلام احمد قادیانی" کے الفاظ کے اعداد پورے ۱۳۰۰ ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

۱۰۰۰ ۳۰ ۱ ۴۰ ۱ ۸ ۴۰ ۴
غ ل ا م ا ح م د

۱۰۰ ۱ ۴ ۱۰ ۱ ۵۰ ۱۰
ق ا د ی ا ن ی ۱۳۰۰

مندرجہ بالا حوالہ میں بھی مسیح موعود کے وقت کا تعین منکشف ہو گئی اور یہ کس قدر عجیب در عجیب قدرت خداوندی ہے کہ اس ذات برحق علیم و خبیر نے آپ کے نام کے الفاظ میں ہی وہ سن مخفی رکھا ہوا ہے اور اپنے وقت پر بذریعہ کشف حضور کو اس کی اطلاع ہوئی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ انسانی کام ہے۔ اور اس میں انسانی ذہن یا دماغ کام کر رہا ہے۔ یہ پیشگوئیاں تو پہلے سے موجود تھیں بلکہ

"قرآن کریم میں اللہ تعالے
نے صاف فرمایا تھا کہ یُدَبِّرُ
الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی
الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ
اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ
مِقْدَارُہٗ اَلْفَ سَنَۃٍ
مِّمَّا تَعُدُّوْنَ (سجدہ)
یعنی اللہ تعالے اپنے آخری
کلام اور اپنی اس آخری
شریعت کو آسمان سے زمین
پر قائم کر دے گا۔۔۔ اور
لوگوں کی مخالفت اس کے
راستہ میں روک نہیں بنے گی
مگر پھر ایک عرصہ کے بعد یہ
کلام آسمان پر چڑھنا شروع
ہوگا اور ایک ہزار سال میں
یہ دنیا سے اٹھ جائے گا۔ رسول
کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس قیام دین
کے زمانہ کو ۳۰۰ سال کا عرصہ قرار
دیتے ہیں جیسا کہ اوپر حدیث
بیان کی جا چکی ہے اور قرآن کریم
بھی الٓمّٓرٰ کے ذریعہ دو سو
اکہتر سال کا عرصہ اس زمانہ کو
قرار دیتا ہے۔ اس کے ساتھ
ہزار سال تک دین کے آسمان
پر چڑھنے کے عرصہ کو ملایا جائے
تو یہ ۱۲۷۱ ہوتا ہے۔ گویا دنیا
سے اسلام کی روح کے
غائب ہو جانے کا زمانہ قرآن کریم
کے رو سے ۱۲۷۱ سال ہے۔ یا
تیرھویں صدی کا آخر۔ جیسا کہ
قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔
ایسے زمانہ میں خدا تعالیٰ کی
طرف سے ضرور ایک ہادی اور
راہنما آیا کرتا ہے۔"
(احمدیت کا پیغام از المصلح ص ۳۲)

الٓمّٓرٰ کے اعداد ۲۷۱ اس طرح ہیں :-

۱ ۳۰ ۴۰ ۲۰۰
ا ل م ر = ۲۷۱

فرمان نبوی یوں ہے :-

"اِذَا مَضَتْ اَلْفٌ
وَّ مِائَتَانِ وَّ اَرْبَعُوْنَ
سَنَۃً یَبْعَثُ اللّٰہُ
الْمَہْدِیَّ
(النجم الثاقب ۲ ص ۲۰۹)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جب ۱۲۴۰ سال گزر جائیں گے
تو اللہ تعالےٰ امام مہدی کو
مبعوث فرمائے گا۔

ازالہ اوہام کا جو حوالہ اوپر دیا گیا ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الآیات بعد المائتین کا حوالہ دیا ہے۔ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف کی ہے۔ اس کی شرح میں لکھا ہے۔

اَیْ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ بَعْدَ
الْاَلْفِ وَھُوَ وَقْتُ
ظُھُوْرِ الْمَھْدِیِّ
(حاشیہ ص ۴۷۱)

یعنی ہزار سال کے بعد جو ۲۰۰
سال گزریں گے تو اس کے بعد
ظہور امام مہدی ہوگا۔

اسی طرح حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے

"چراغ دین" کے لفظ کے اعداد
۱۲۶۸ سے ظہور امام مہدی کا
وقت بتایا ہے۔
(حجج الکرامہ ص ۳۹۴)

"چراغ دین" کے اعداد اس طرح ہیں :-

۳ ۲۰۰ ۱ ۱۰۰۰ ۴ ۱۰ ۵۰
چ ر ا غ د ی ن : ۱۲۶۸

حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَنَّ الْقِیَامَۃَ قَدِ
اقْتَرَبَتْ وَالْمَھْدِیُّ
تَہَیَّأَ لِلْخُرُوْجِ
(تفہیمات الٰہیہ ص ۱۲۳)

"میرے رب جل جلالہ نے مجھے
بتایا ہے کہ قیامت قریب آگئی
ہے۔ اور مہدی نکلنے کے قریب
ہے۔"

نواب صدیق حسن خان صاحب نے ۱۲۹۱ھ لکھا۔ "جب سارے قول علماء کے جمع کئے جاتے ہیں تو یہ بات بالضرور ثابت ہوتی ہے کہ خروج مہدی علیہ السلام کا ۱۲۰۰ برس کے بعد ہجرت سے ہوگا۔ اور تیرہ صدی سے زیادہ نہ گزرے گا۔ کہ آپ ظہور فرمائیں گے۔
(غنیۃ القاری ص ۴۲)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۴۱ سال پہلے : ۱۱ر نومبر ۱۹۳۸ء

ہمارے مبلّغین کا جماعت پر بہت بڑا حق ہے

نادان ہے وہ شخص جو ان کا حق نہیں سمجھتا: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا تاریخی ارشاد

پانچ بزرگوں کے اعزاز میں دی گئی ضیافت سے حضرت المصلح الموعود کا خطاب

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب یورپ میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد ۱۹۳۸ء میں واپس تشریف لائے۔ جس جہاز پر وہ واپس تشریف لائے اس پر حضرت مولوی شیر علی صاحب، مولوی عبدالرحیم صاحب درد اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بھی انگلستان سے واپس تشریف لائے۔ پانچ بزرگوں پر مشتمل یہ مقدس قافلہ ۷ر نومبر ۱۹۳۸ء کو ساحلِ بمبئی پر پہنچا اور ۸ر نومبر ۱۹۳۸ء کو بٹالہ پہنچا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بنفسِ نفیس قافلے کا استقبال کیا۔ اس کے بعد ۱۱ر نومبر ۱۹۳۸ء کو جامعہ احمدیہ، مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلباء نے ولایت سے آنے والے اس قافلے کو چائے کی دعوت دی جس میں سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے نہایت تاریخی اور پُر اثر خطاب فرمایا جس میں جماعت کو مبلّغین کا اکرام کرنے کی خصوصی نصیحت فرمائی۔

حضور نے فرمایا:-

"مولوی شیر علی صاحب دو اڑھائی سال کام کرنے کے بعد واپس آئے ہیں۔ مولوی صاحب ایسے کام کے لئے باہر بھیجے گئے تھے جو اس وقت جماعت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس کام کا مشکل حصّہ یعنی ترجمہ کا کام پورا ہو چکا ہے اب دوسرا کام نوٹوں کا ہے جو لکھے جا رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں یورپ میں جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا اس لئے مَیں نے مناسب سمجھا کہ مولوی صاحب کو واپس بُلا لیا جائے تاکہ وہ یہاں آکر کام کریں ایسا نہ ہو کہ جنگ کی صورت میں رستے بند ہو جائیں۔ پس دوستوں کی بہترین دعوت تو یہ ہے کہ مولوی صاحب جلد سے جلد اس کام کو ختم کریں تاکہ یہ ایک ہی اعتراض جو مخالفین کی طرف سے جماعت پر کیا جاتا ہے کہ اس جماعت نے ابھی تک ایک بھی قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ شائع نہیں کیا دُور ہو جائے اور ہماری انگریزی تفسیر شائع ہو جائے۔

درد صاحب ایک لمبے عرصہ کے بعد واپس آئے ہیں۔ ۱۹۳۳ء کے شروع میں وہ گئے تھے اور اب ۱۹۳۸ء کے آخر میں واپس آئے ہیں۔ ان دونوں سالوں کا درمیانی فاصلہ پونے چھ سال کا بنتا ہے اور پونے چھ سال کا عرصہ انسانی زندگی میں بہت بڑے تغیّرات پیدا کر دیتا ہے بعض دفعہ باپ کی عدم موجودگی میں اولاد کی تربیت میں نقص پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ان کے اخلاق پر بُرا اثر پڑ جاتا ہے۔ بعض دفعہ گھر سے ایسی تشویشناک خبریں موصول ہوتی ہیں جو انسان کے لئے ناقابلِ برداشت ہوتی ہیں عام لوگ ان مشکلات کو نہیں سمجھتے جو ایک مبلّغ کو پیش آتی ہیں بسا اوقات مبلّغ کو ایسی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں جو عام لوگ نہیں کر سکتے۔ بلکہ اکثر اوقات اسے ایسی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں جو دوسروں کے لئے ناممکن ہوتی ہیں۔ جماعت کے کئی آدمی ان قربانیوں کی حقیقت کو نہیں سمجھتے اور وہ گھر میں بیٹھے بیٹھے اعتراض کر دیتے ہیں اگر وہ ان قربانیوں کی حقیقت کا اندازہ لگائیں تو وہ مبلّغوں کے ممنون ہوں ....

غرض ہمارے مبلّغ جو خدمتِ دین کے لئے باہر جاتے ہیں ان کا جماعت پر بہت بڑا حق ہے۔ نادان ہے جماعت کا وہ حصّہ جو ان کے حقوق کو نہیں سمجھتا۔ یورپ کے لوگ ایسے لوگوں کو بیش بہا تنخواہیں دیتے اور ان کے لئے ہر قسم کے آرام و آسائش کے سامان مہیا کرتے ہیں۔ جب ان کے ڈپلومیٹ یعنی سیاسی حکام اپنے ملکوں میں واپس آتے ہیں تو ملک ان کی تعریفوں میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے۔ فرانس کے AMBASSADOR کی تنخواہ وزیرِ اعظم کی تنخواہ سے زیادہ ہوتی ہے مگر جب وہ اپنے ملک میں آتا ہے تو اہل ملک اس کی قربانیوں کی اس قدر تعریف کرتے ہیں اور اس کے اس قدر ممنون ہوتے ہیں کہ گویا وہ فاقے کرتا رہا ہے اور بڑی مشکلات برداشت کرنے کے بعد واپس آیا ہے اور دُور جانے کی کیا ضرورت ہے ہندوستان کے وائسرائے کو دیکھو کہ اس کے کھانے اور آرام و آسائش کے اخراجات خود گورنمنٹ برداشت کرتی ہے اور بیس ہزار روپیہ ماہوار جیب خرچ کے طور پر اسے ملتے ہیں۔ وہ پانچ سال کا عرصہ ہندوستان میں گزارتا ہے اور اس عرصہ میں بارہ لاکھ روپیہ لے کر چلا جاتا ہے صرف لباس پر اس کو اپنا خرچ کرنا پڑتا ہے یا اگر کسی جگہ کوئی چندہ وغیرہ دینا ہو تو دے دیتا ہے ورنہ باقی تمام اخراجات گورنمنٹ برداشت کرتی ہے لیکن باوجود اس کے جب وہ اپنے ملک کو واپس جاتا ہے تو اس کی قربانیوں کی تعریف میں مُلک گونج اُٹھتا ہے اور ہر دل جذبۂ تشکّر و امتنان سے معمور ہوتا ہے اور یہ جذبہ ان میں اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ گویا ان کے جذبات کا پیالہ چھلکا کہ چھلکا۔ یہی گُر ہے قومی ترقی کا۔ جب کسی قوم میں سے کوئی فرد ایک عزم لے کر کھڑا ہوتا ہے تو اس کو یقین ہوتا ہے کہ میری قوم میری قدر کرے گی۔ بیشک دینی خدمتگزاروں کو اس کی پرواہ نہیں ہوتی لیکن اگر ان کی قوم اس کی قربانیوں کی پرواہ نہیں کرتی تو یہ اس قوم کی غلطی ہے۔ بے شک ایک مومن کے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہونا چاہیئے اور پھر ایک ایسی قوم کا نمائندہ جو اپنے آپ کو نیک کہتی ہے وہ تو ان خیالات سے بالکل الگ ہوتا ہے اس کو صرف اپنی ہی ذمّہ داریوں کا احساس ہوتا ہے مگر اسلام نے جہاں فرد پر ذمّہ داریاں رکھی ہیں وہاں قوم پر بھی ذمّہ داریاں رکھی ہیں۔ جس طرح کسی فرد کا حق نہیں کہ وہ اپنی ذمّہ داریوں کی پرواہ نہ کرے اسی طرح قوم کا بھی حق نہیں کہ وہ اپنی ذمّہ داری کی پرواہ نہ کرے۔ قوم کے فرد کو یہ حق حاصل نہیں کہ اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ قوم نے میری قربانیوں کی پرواہ نہیں کی اور اگر وہ یہ خیال اپنے دل میں لایا ہے تو دوسرے الفاظ میں وہ یہ کہتا ہے کہ مَیں نے تمہارے لئے یہ کام کیا ہے خدا تعالیٰ کے لئے نہیں۔ پس فرد کے دل کے کسی گوشے میں بھی یہ خیال نہیں ہونا چاہیئے اور نہ فکر کے کسی حصّہ میں کہ قوم نے میری قربانیوں کی پرواہ نہیں کی یا جیسا کہ میری خدمت کرنے کا حق تھا وہ اس نے ادا نہیں کیا۔ ایسا آدمی اپنے کئے کرائے پر پانی پھیر دیتا ہے مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرد پر ذمّہ داریاں عائد کی ہیں اسی طرح قوم پر بھی ذمّہ داریاں رکھی ہیں اور وہ یہ کہ قوم اس فرد کی خدمات اور قربانیوں کی قدر کرے کیونکہ قوم بھی ویسے ہی اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہے جیسے فرد۔"

(الفضل ۷ر اپریل ۱۹۶۱ء - بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ ۴۹۷ تا صفحہ ۴۹۹)

مرتّبہ - یوسف سہیل شوق - ربوہ

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

کمزور کرنا چاہتے ہیں مگر خدا ان کو طاقت دیتا ہے حضور نے ان صفاتِ الٰہی کے معانی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ عزیز کے کئی معنے ہیں بڑی طاقت اور غلبے والا، انسانی منصوبوں کی دسترس سے باہر، ساری عزّتوں کا سرچشمہ۔ حضور نے فرمایا کہ خدائی قوتوں کے یہ سارے جلوے انسان کو خدا تعالیٰ کی حمد کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ حضور نے خدا تعالیٰ کی صفت حمید کے معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تعریف یا تو حُسن کے نتیجہ میں ہوتی ہے یا احسان کے نتیجہ میں۔ اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض ہے۔ اس کی اس صفت کی جس میں جھلک ہو اور جو دُنیا کے محسنِ اعظم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلے دُنیا اس کی تعریف کرے گی۔ حضور نے خدا تعالیٰ کے مالک ہونے کی صفت کا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس طرح مالک ہے کہ اصل ملکیت اُسی کی ہے انسان نے کچھ نہیں بنایا اور خدا شہید ہے یعنی اسکے علم سے کوئی چیز باہر نہیں حضور نے فرمایا کہ ان صفات سے متصف ہونے والی جماعت کو مخالفین دُکھ دیتے ہیں مگر مومنوں کی جماعت یہ دُکھ سہہ لیتی ہے مگر اس جماعت کو خدا نے یہ بشارت دی ہے کہ وہ ان کے اعمال کے مطابق جزاء دے گا۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب پر فضل کرے، انسانیت پر فضل کرے کیونکہ انسان بھی بڑے اندھیروں، پریشانیوں اور خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے اور ان کے لئے خوشحالی کے سامان پیدا کرے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۹۷۹ء

(۴)

چھٹا اجلاس ۲۱ر اکتوبر ۔ بروز اتوار

محترمہ سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد یُحۡیِ الدِّیۡنَ وَ یُقِیۡمُ الشَّرِیۡعَۃَ ہے اس لئے سب کا مقصد اور مطمح نظر ایک ہے کہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے۔ اس ضمن میں ہمارا اولین فرض خلیفۂ وقت کی اطاعت ہے کیونکہ خلافت یا جماعت سے جدا ہو کر ترقی ناممکن ہے۔

ازاں بعد فرمایا کہ ہمیں یقین کامل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا ایک ایک لفظ پورا ہوگا۔ اگر ان اعلیٰ ترقیات میں ہم خواتین جماعت کا حصہ نہ ہوگا تو ہم بدقسمت ہوں گی۔

آپ نے آخر میں نمائندگان کو نصیحت فرمائی کہ وہ مرکز کے ساتھ پورا تعاون کریں۔ مرکز کی ہر ہدایت پر عمل کریں۔ ہر اجتماع اور ہر جلسہ میں نظم و ضبط کی تربیت دیں۔ نیز ذمہ داریوں کو بہ احسن پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

آپ کے خطاب کے بعد ایک بجکر ۵ منٹ پر دعا کے ساتھ ہمارا اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

دوران سال کارکردگی کے لحاظ سے امتیازی حیثیت حاصل کرنیوالی لجنات و ناصرات

شہری لجنات :۔	اوّل	ربوہ
	دوم	قیادت ۱ کراچی
	سوم	″ ۴ ″
	چہارم	لاہور
	پنجم	گوجرانوالہ
	ششم	قیادت ۶ کراچی
قصباتی لجنات :۔	اوّل	کوٹ عبدالمالک
	دوم	چونڈہ
	سوم	فیکٹری ایریا شاہدرہ
	چہارم	پیرمحل ضلع فیصل آباد
دیہاتی لجنات :۔	اوّل	حسن پور ۱۳۱ ج۔ب فیصل آباد
	دوم	بستی جمال والا کھاکھی ضلع ملتان
	سوم	محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر
	چہارم	بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد

شعبہ تعلیم کے تحت لجنہ اماء اللہ کے امتحان منعقدہ جون ۱۹۷۹ء کا نتیجہ درج ذیل ہے :۔

معیار اوّل ۔ ربوہ :۔

اوّل	فرحت تنویر دارالرحمت وسطی ۱
دوم	ریحانہ شاہین قریشی دارالرحمت غربی
″	امۃ النور دارالرحمت شرقی الف
سوم	امۃ النصیر دارالصدر غربی
″	امۃ الحمید فوزیہ دارالصدر جنوبی

معیار اوّل ۔ بیرون از ربوہ :۔

اوّل	زکیہ عارف صاحبہ	راولپنڈی
دوم	مسرت جمیل صاحبہ	کنری
سوم	صالحہ صاحبہ	سرگودھا

معیار دوم ۔ ربوہ :۔

اوّل	امۃ النور دارالصدر شمالی ربوہ
دوم	زبیدہ کلیم فیکٹری ایریا ربوہ
سوم	امۃ الرشید دارالعلوم شرقی ۱
″	زاہدہ سلام دارالصدر غربی
″	ناصرہ مبشرہ دارالصدر شرقی ۱

معیار دوم ۔ بیرون از ربوہ :۔

اوّل	عفیفہ نجم صاحبہ	بہاولنگر
دوم	صفیہ گوراریہ صاحبہ	فیصل آباد
″	روبینہ تنویر صاحبہ	ملتان
″	امۃ الرؤف شاہدہ صاحبہ	ڈیرہ غازیخاں
″	رضیہ احسن پراچہ صاحبہ	بھیرہ
سوم	تسنیم لطیف	سرگودھا
″	امۃ المتین نصرت صاحبہ	کنری

معیار سوم ۔ ربوہ :۔

اوّل	امۃ الہادی دارالرحمت وسطی ۱
″	زبیدہ بیگم دارالعلوم شرقی ۱
دوم	بشریٰ ناہید دارالصدر جنوبی ۱
سوم	قدسیہ نعیم دارالرحمت غربی الف
″	امۃ الباسط ″ ″ ″
″	امۃ المتین دارالعلوم شرقی ۲

معیار سوم ۔ بیرون از ربوہ :۔

اوّل	عابدہ جاوید صاحبہ چک ۳۳ ج ب ضلع فیصل آباد	
دوم	شوکت قدیر صاحبہ	فیکٹری ایریا شاہدرہ
″	خالدہ بانو صاحبہ	اوکاڑہ
سوم	حمیدہ اختر صاحبہ	کراچی قیادت ۲
″	نسیم قدسیہ صاحبہ	″ ۴
″	بشریٰ باجوہ صاحبہ	چونڈہ
″	ناصرہ بٹ صاحبہ	″
″	نصرت بٹ صاحبہ	″
″	نصرت جہاں	ملتان
″	عاطفہ میر صاحبہ	گوجرانوالہ
″	ناصر صاحبہ	اوکاڑہ

نصرت انڈسٹریل سکول کی ڈپلومہ حاصل کرنے والیوں کو انعامات دیئے گئے :۔

ڈپلومہ اوّل	عشرت پروین	دوم	شاہدہ پروین
″	رفیقہ	سوم	تسنیم ربانی

انعامات دینیات نصرت انڈسٹریل سکول :۔

اوّل ۔ فرزانہ ظہور ٭ دوم ۔ تسنیم ربانی ٭ سوم ۔ عشرت پروین

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کے ساتھ ساتھ ناصرات الاحمدیہ کے کچھ مقابلے گیلری لجنہ ہال میں ہوئے جن کی تفصیل اور نتائج مندرجہ ذیل ہیں :۔

مقابلہ حسنِ قرأت معیار اوّل کے لئے سورۃ العصر یا سورۃ النصر مقرر کی گئی تھی منصفین کے فرائض محترمہ امۃ الکریم احمد صاحبہ ربوہ (۲) بیگم صاحبہ ڈاکٹر جنود اللہ صاحب سرگودھا نے سرانجام دیئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق

مبشرہ بدر	ربوہ	اوّل
نعیمہ قادر ڈار	کراچی قیادت ۲	دوم
ناصرہ منیر	چک ۱۸ بھوڑو ضلع شیخوپورہ	سوم
آصفہ حمید	گوکھووال ضلع فیصل آباد ۱۲۱ ج ب	انعام حوصلہ افزائی

مقابلہ حسنِ قرأت معیار دوم کے لئے سورۃ الکوثر مقرر کی گئی۔ منصفین کے فرائض (۱) محترمہ امتیاز بیگم صاحبہ ربوہ (۲) محترمہ رفعت شاہانہ صاحبہ لاہور نے سرانجام دیئے۔ منصفین کے فیصلے کے مطابق

مسرت فرزانہ	لاہور	اوّل
سیدہ صدف ماہم	ربوہ	دوم
سمیرا حبیب	کراچی قیادت ۲	سوم
عظمیٰ یعقوب	اوکاڑہ	انعام حوصلہ افزائی

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصل دُعا دین ہی کی دُعا ہے

اللہ تعالیٰ کے یہ ناچیز بندے خدا کے فضل سے ایک روحانی سلسلہ سے وابستہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور اس کی تائید و نصرت کے بغیر اپنے مقصدِ عظیم دلوں کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت کر ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچنے کے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم ناچیز بندوں پر رحم فرماتے ہوئے ہمیں اس راہ میں ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کی توفیق دے اور ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔

خدا تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عمر اور سلسلہ کے کاموں میں بے حد برکت دے اور محض اپنے فضل سے بنی نوع انسان کے دلوں میں ایک نیک تغیر اور پاک تبدیلی پیدا کر دے اس طرح کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہو کر اس کے آستانہ پر جھک جائیں اور خالصتاً اس کے بندے بن جائیں۔ آمین۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اصل دُعا دین ہی کی دُعا ہے۔" (ملفوظات)

پس دعاؤں سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں پیش کیجئے۔

(ناظر بیت المال آمد)

دعائے مغفرت

خاکسار کے چچا زاد بھائی مکرم و محترم چوہدری نور خاں صاحب مرحوم ساکن بہوڑو ۱۸ ضلع شیخوپورہ بعمر ۸۲ سال سابق کھوکھر تحصیل بٹالہ بقضائے الٰہی ۲۶ر اکتوبر بروز جمعۃ المبارک وفات پا گئے ہیں۔ دوسرے روز ان کے فرزند چوہدری محمد طفیل صاحب نے دیگر احمدی احباب کے تعاون سے ان کی میت ربوہ لے کر پہنچے۔ از راہ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کی نماز جنازہ بعد از نماز فجر پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے تدفین کے بعد مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی نے دُعا کرائی۔

مرحوم و مغفور بہت نیک اور صابر و شاکر تھے احباب کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنت میں داخل فرمائے اور لواحقین پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیں بھی نیک اور صالح اعمال بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر علی خاں چک ۶ ر ب کھیم سنگھ ضلع فیصل آباد)

درخواست دُعا

(۱) دفتر اوّل تحریک جدید کے ایک مجاہد محترم حکیم محمد عبد العزیز صاحب (سابق انسپکٹر بیت المال) چھیالیسویں سال کا چندہ بقدر -/۵۶ روپے ادا فرماتے ہوئے مطلع فرماتے ہیں کہ وہ ایک عرصہ سے بوجہ علالت معذور چلے آ رہے ہیں۔ قارئین کرام سے ان کی کامل و عاجل شفا کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

(۲) ہمارے محلہ کے ایک مخلص خادم مکرم سلام دین صاحب ولد مہر دین صاحب کے ہاں عید الاضحیہ کے دوسرے دن جمعۃ المبارک کے روز چوتھا لڑکا بھی پیدائش کے فوراً بعد فوت ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ قبل ازیں ان کے تین بچے اسی طرح فوت ہو چکے ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ دردِ دل سے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو نعم البدل عطا فرمائے اور صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(صداقت احمد زاہد زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار العلوم شرقی نصر ربوہ)

(۳) خاکسار کی خوشدامنہ چار پانچ ماہ سے فالج کی بیماری میں مبتلا ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد اکرم عزیز۔ کارکن دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کے حصول کیلئے مساعی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر جو اختتامی خطاب فرمایا اس کا ملخص یہ ہے:-

- وہ زمانہ آ گیا ہے کہ تمام بنی نوع انسان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں خدائے واحد و یگانہ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔
- افضال الٰہی ہر آن بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت کو زمین سے اٹھا کر آسمان تک پہنچا دیا ہے۔
- سوائے ایک دو جگہوں کے یورپ کے ہر ملک میں خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے مشن ہاؤسز اور مساجد بن چکی ہیں۔
- ہم امید رکھتے ہیں کہ آئندہ چند سالوں کے اندر امریکہ میں لاکھوں کی تعداد میں قرآن کریم تقسیم ہو جائے گا۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

تحریک جدید کے مجاہدین کے لئے ایک بابرکت دُعا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ہماری مدد فرمائے۔ اور ہمیں ایسی توفیق عطاء فرمائے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے ذاتی فرائض کو ادا کرتے ہوئے اپنے بھائیوں کو بھی اٹھانے اور بیدار کرنے کا باعث ہو۔"

تحریک جدید کے مالی جہاد کے لئے اپنے عزیز ترین اموال کو خرچ کرنے والے نیز وہ احباب جو مالی جہاد کے فروغ کے لئے اپنا قیمتی وقت خرچ کرتے ہیں۔ ان سب کے حق میں مذکورہ بالا دُعا کو اللہ تعالیٰ پورا فرمائے تا کہ وہ انہیں مستحق قرار دیکر اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ماہنامہ "انصار اللہ" ایک بلند پایہ و تربیتی رسالہ ہے جسے ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونا چاہیئے۔ یہ رسالہ چھوٹوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس کا سالانہ چندہ پندرہ روپے مقرر ہے جو مینیجر رسالہ انصار اللہ کے نام بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ بھجوایا جا سکتا ہے۔

انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اس رسالہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت فرمائیں۔ خود بھی اس کے خریدار بنیں اور دوسروں کو بھی خریدار بنائیں۔

(مینیجر "انصار اللہ" ربوہ)

تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر جاری ہے اور جلسہ سالانہ سے قبل اسے مکمل کرانے کے لئے رقم کی ضرورت ہے۔ احباب اور متعلقہ جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جلد سے جلد مرکز کو بھجوا کر ممنون فرمائیں تا کہ تعمیر کا کام جاری رکھا جا سکے۔

تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو بحساب دفتر جلسہ سالانہ کھاتہ ۶۸۵۵ / ۱۵۴-۱۲۷ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائی جائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے دورِ صدارت میں خدام الاحمدیہ نے نمایاں ترقی کی

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے الوداعی ایڈریس پیش کیا

ربوہ ۷ر نبوت (نومبر) مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سابق صدر صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے قریباً چار سالہ دورِ صدارت میں اپنی عرق ریزی اور محنتِ شاقہ سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ایک تناور درخت بنا دیا ہے۔ ان جذبات کا اظہار اُس الوداعی ایڈریس میں کیا گیا ہے جو کہ نو تشکیل شدہ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے نائب صدر محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے یہاں ایوانِ محمود میں پڑھا۔ اس تقریب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کی۔ ایڈریس کے جواب میں محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے نے شکریہ ادا کیا اور نئے صدر محترم محمود احمد صاحب نے احبابِ کرام سے دعا کی درخواست کی۔

محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے اعداد و شمار سے واضح کیا کہ مجلس نے میاں احمد صاحب کے دورِ صدارت میں نمایاں ترقی کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ۷۵-۱۹۷۴ء میں تربیتی کلاس میں ۳۰۶ مجالس کی نمائندگی ہوئی تھی اور ۴۱۶ خدام شامل ہوئے تھے جبکہ سال ۷۹-۱۹۷۸ء میں ۳۶۱ مجالس اور ۵۲۹ خدام شامل ہوئے۔ ۱۹۷۳ء کے اجتماع میں ۵۴۶ مجالس کے ۴۳۳۹ خدام شامل ہوئے جبکہ امسال ۱۹۷۹ء میں ۷۴۳ مجالس کے ۶۵۵۹ خدام نے شرکت کی۔ ۷۶-۱۹۷۵ء میں امتحانات میں ۲۵۰ مجالس کے ۲۶۰۳ خدام شامل ہوئے جبکہ امسال یہ تعداد ۳۸۲ مجالس اور ۳۱۴۳ خدام تھی۔ ۷۶-۱۹۷۵ء میں خدام کی ۶۵۰ اور اطفال کی ۴۵۰ مجالس کے بجٹ تشخیص ہو کر آئے جبکہ امسال ان کی تعداد بڑھ کر خدام کی ۷۰۰ مجالس اور اطفال کی ۶۰۰ مجالس تک پہنچ گئی۔ اس کے علاوہ قائدین اور مجالسِ عاملہ کے انتخابات اور ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان کی اشاعت میں نمایاں اضافہ ہوا۔

محترم میاں احمد صاحب کے دورِ صدارت میں ایک اور اہم اضافہ سائیکل سفر میں ہوا جبکہ اجتماع کے موقع پر ۱۹۷۳ء میں ۱۸ اضلاع سے ۶۶۵ خدام تشریف لائے اور اس سال ۱۹۷۹ء میں ۲۱ اضلاع سے ۸۰۳ خدام سائیکلوں پر تشریف لائے۔

محترم مرزا فرید احمد صاحب نے یہ اعداد و شمار بیان کرنے کے بعد کہا کہ ہم سب ایک ہی وجودِ خلافت کے اعضاء ہیں اور ہمارے مدنظر ایک ہی عظیم الشان مقصد ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی توحید اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی محبت کو دلوں میں قائم کیا جائے۔ انہوں نے نئے صدر مکرم محمود احمد صاحب کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کی تقرری پر ان کو مبارکباد پیش کی اور ان کو اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

(اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے حاضرین کو جس مختصر لیکن اہم خطاب سے نوازا اس کا خلاصہ صفحہ اوّل پر ہدیہ قارئین کیا گیا ہے۔)

ولادت

میرے عزیز بھائی بشارت احمد صاحب ڈیڈھوی حال کراچی کو اللہ تعالیٰ نے تین بچیوں کے بعد مورخہ ۲۹/۱ ۴ کو پہلا فرزند عطا کیا ہے۔ بچے کا نام عاطف بشارت تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم میاں ماہی بخش صاحب مرحوم ڈیڈھ چک ۲۹ ضلع شیخوپورہ کا پوتا ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادمِ دین، لمبی عمر والا اور والدین کی آنکھوں کے لئے ٹھنڈک کا موجب بنائے۔ آمین

شریف احمد ڈیڈھوی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ
باندھی۔ ضلع نواب شاہ۔ سندھ۔

سائیڈ پلان سنی پارک

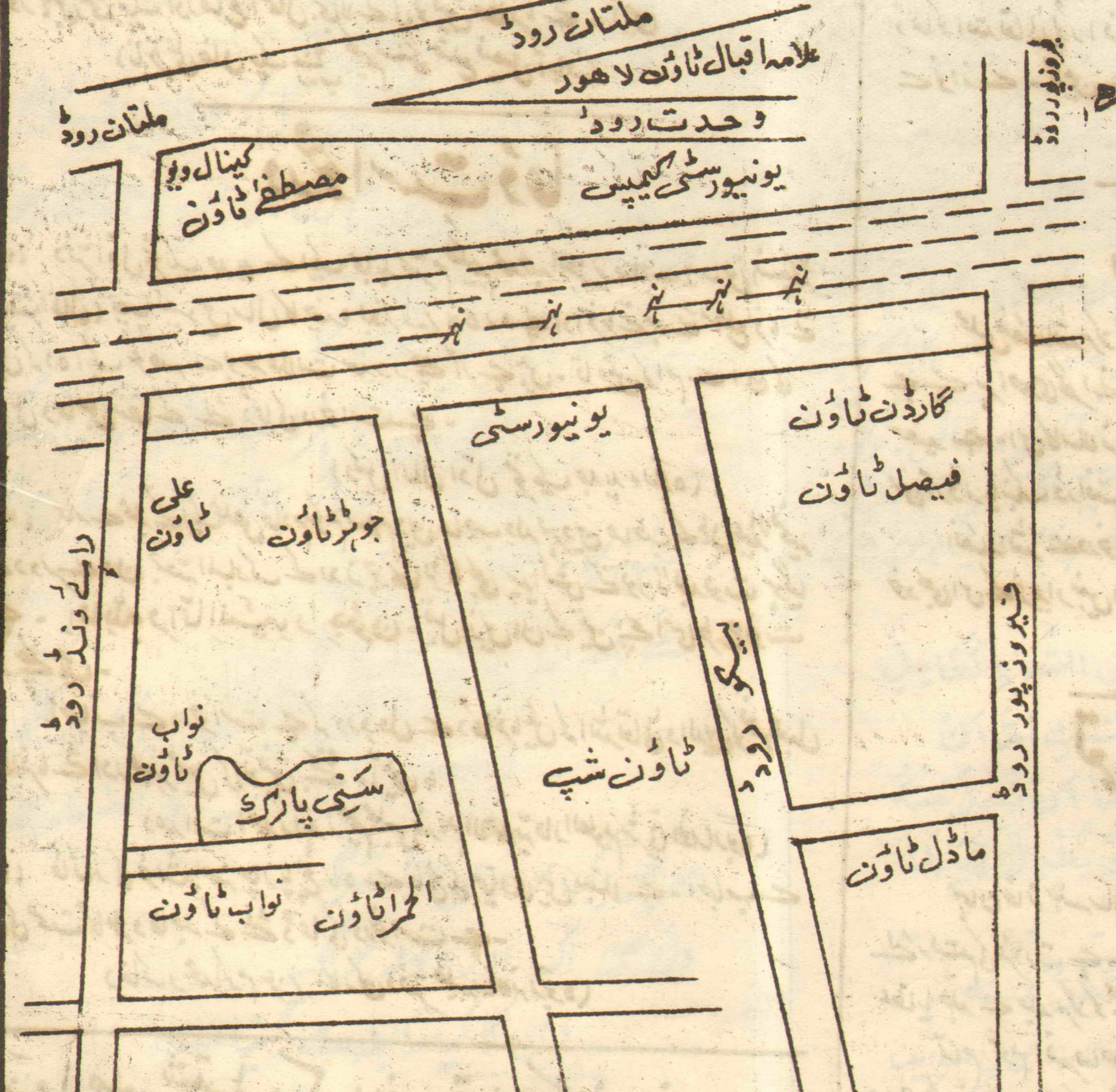

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جدید سہولتوں سے آراستہ ہاؤسنگ سکیم

بکنگ جاری ہے
احمدی بھائیوں کیلئے مخصوص بلاک بکنگ جاری ہے
اور خاص رعایت

سنی پارک

خصوصیات:
لاہور کے اس خوبصورت علاقے میں ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے ہر منصوبہ ضرورت پوری کرنے کے لئے۔ ۱۰ مرلے، ۱۶ مرلے، ایک کنال، ۴ کنال سے زائد رہائشی و کمرشل پلاٹس بنائے گئے ہیں۔ سرسبز و شاداب علاقہ، وسیع چلڈرنز پارک۔ طبّی و تعلیمی سہولتوں کے لئے سکول ہسپتال۔ مسجد، مہذب ماحول، وسیع و عریض شاپنگ مرکز۔ ہر بلاک میں کمرشل پلاٹس، کشادہ سڑکیں۔ ہر قسم کی چھوٹی بڑی ٹرانسپورٹ میسر ہے۔

محلِ وقوع — مختلف رہائشی سکیموں اور جوہر ٹاؤن کے مرکز میں واقع ہے۔ نیو کیمپس سے ۲ میل کے فاصلہ پر اور ملتان روڈ سے رائے ونڈ روڈ پر ایک میل کے فاصلہ پر۔ مزید معلومات کے لئے پراسپیکٹس حاصل کریں۔ رابطہ کے لئے فون ۴۱۳۶۱۶ (ایک تا ۳ بجے) جمعہ کے دن بھی آفس کھلا رہے گا۔

گل ہاؤسنگ پروجیکٹ خالد ہاؤس بالمقابل گرینڈ بیٹری
ملتان روڈ لاہور